جمعہ اور خطبہ جمعہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ {9} سورہ جمعہ آیت ۹

ترجمہ : اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو.

قرآن مجید کے اٹھائیسویں پارے کی سورہ جمعہ کا شمار ان چند سورتوں میں ہوتا ہے جن کا نام اس سورت کے مضمون پہ مبنی ہے. دو رکوعوں کی اس سورت کے دوسرے رکوع میں جمعہ کے دن اور نماز جمعہ کی اہمیت اور اس کے آداب بیان کیئے گئے ہیں.

ایک حدیث کے مطابق جب حضرت جبرئیل علیہ السلام پہلی وحی کے موقعہ پر سورہ العلق کی ابتدائی پانچ آیتیں لے کر آے اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا اور نماز پڑھنے کا طریقہ بھی بتایا. معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل پانچ کے بجائے دو وقت کی نماز پڑھی جاتی تھی اور ظاہر بات ہے کہ نماز میں قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں یوں

ابتدائی زمانے سے ہی نماز کی پابندی اور قرآن کے حفظ کرنے کا اہتمام ضروری ہو گیا.

سورہ البقرہ میں خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھاتے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں درج ہیں .

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ {127}

ترجمہ : اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا،

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ {128}

ترجمہ : اے پروردگار ہمارے اور کر ہم کو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد مین بھی کر ایک جماعت فرمانبردار اپنی اور بتلا ہم کو قاعدے حج کرنے کے اور ہم کو معاف کر بیشک تو ہی ہے توبہ کرنیوالا مہربان۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ {129}

ترجمہ : اے پروردگار ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں کا کہ پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھلاوے ان کو کتاب اور تہ کی باتیں اور پاک کرے ان کو بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا.

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں قبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اکرم ، آخرالزماں مبعوث فرمایا.

مکی دور میں حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس مسلسل تلاوت آیات ، تزکیہ ، تعلیم کتب اور تعلیم حکمت ہی کے ذریعہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے افراد (رضوان اللہ اجمعین) کی تربیت فرمائی ،تلاوت آیات ، تزکیہ ، تعلیم کتب اور تعلیم حکمت ہی قرآنی تعلیم کے مختلف پہلو ہیں . ان چاروں پہلو کا قرآن میں تین اور مقامات پر ذکر ہے .

سورہ البقرہ :

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ {151} فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ {152}

ترجمہ : جیسا کہ ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا، تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

سورہ ال عمران :

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ {164}

ترجمہ : بلاشبہ اللہ نے تو اہل ایمان پر بڑا ہی احسان کیا کہ اس نے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کو اللہ کی آیتیں سناتا ہے، (ہر طرح کی برائیوں سے) انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، ورنہ (اس کے آنے سے) پہلے یہی لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) تھے۔

سورہ جمعہ :

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ {2}

ترجمہ : وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے .

ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی " اے پروردگار ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں کا کہ پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھلاوے ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور پاک کرے (تزکیہ کرے) " لیکن مندرجہ بلا تینوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا " انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں (تزکیہ کرتے ہیں) اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں " یہاں الفاظ کی ترتیب میں تلاوت کے بعد تزکیہ ہے پھر تعلیم علم و حکمت کا ذکر ہے . اس طرح یہ بات واضع ہو جاتی ہے کہ تلاوت کلام پاک سے اول تزکیہ ہوتا ہے اور بعد تزکیہ علم کتاب و حکمت کے در کھلتے ہیں . تلاوت کلام پاک کی اسی برکت کے حصول کی خاطر ہر نماز میں تلاوت ضروری ہے . قرآن کے ساتھ رشتہ مضبوط تر کرنے کے لئے نماز جمعہ کا خاص نظام قائم کیا گیا ہے . نمازِ

ظہر کی چار رکعات کو دو رکعت کر کے خطبہ جمعہ کو نماز کا حصہ بنایا گیا تاکہ کم از کم ہفتہ میں ایک دن قرآنی تعلیمات سے فائدہ اٹھانے کا ایک نظام قائم رہے. مسلمانوں پر فرض ہے کہ قرآن سے اپنا گہرا تعلق قائم رکھیں. قرآن کا پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنا فرض ہے. اسی سورت میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جنہوں نے پچھلے دور میں اللہ کی کتاب کی قدر نہیں کی اور انسانیت کے مقام سے گر گئے.

سورہ جمعہ :

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ {5}

ترجمہ : ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں، اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا-

یہ بات توجہ طلب ہے کہ اللہ کی کتاب کی نا قدری کرنے والے کا اللہ کی نظر میں کیا مقام رہ جاتا ہے. پچھلی اقوام کی طرح اللہ کی کتاب سے غفلت سے بچانے کے لئے ایک ایسے نظام کی ضرورت

تھی کہ پابندی کے ساتھ مسلمان قرآن پاک سے وابستہ رہیں . پانچ وقت کی نماز میں تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہفتے میں ایک دن درسِ قرآن کے لئے نماز جمعہ میں خطبہ شامل کیا گیا، تعلیم قرآن کی سہولت کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ سب لوگ ایک بڑی مسجد میں جمع نہ ہو جایا کریں، زیادہ لوگوں کی وجہ سے تعلیم و تربیت میں مشکل ہوتی ہے، اسی سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اُس چھوٹے سے شہر مدینہ میں نو (۹) مساجد تھیں - مسجدوں کو مدرسہ کی حیثیت حاصل تھی - روزانہ کے علاوہ بروز جمعہ خصوصی طور پر تعلیم قرآن کی روشنی میں خطبہ دیا جاتا تھا-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ جمعہ کی بابت احادیث موجود ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات کا انداز سمجھا جا سکتا ہے-

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں " نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو اس کے دو حصّے ہوتے تھے" (خطبہ سے مراد خطبہ جمعہ ہے) " دونوں کے درمیان آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کی

آیات پڑھتے تھے اور لوگوں کو تذکیر اور نصیحت فرماتے تھے "- خطبہ جمعہ کا مقصد اور طریقہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنّت سے واضح ہے-سورہ جمعہ کی آیت ۹ ،يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ {9}

ترجمہ : اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو) میں نماز جمعہ کی اہمیت نے رسول اللہ کے خطبہ کی سنّت کو بھی قیامت تک کے لیے فرض کی حیثیت سے جاری کر دیا ہے –آداب جمعہ میں غسل جمعہ ، صاف ستھرا کپڑا پہنا اور خوشبو لگانے کی ہدایت ہے اور خطبہ جمعہ کو ادب کے ساتھ سننے کی اہمیت کا اندازہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی صحیح مسلم کی ایک روایت سے ہوتا ہے ، جس کے مطابق رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اگر تم نے خطبے کے دوران اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو تم نے بھی لغو حرکت کی - گویا کسی کو خاموش رہنے کے لیے بولنا بھی خطبے کے اندر خلل ڈالنے کے برابر ہے-

خطبہ کے مختصر احکام :

1 - خطبہ جمعہ شرطِ نماز ہے، بغیر خطبہ کے نمازِ جمعہ ادا نہیں ہوتی ہے اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے —

2 - خطبہ جمعہ و عیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنّت ہے -

3 - سنّت ہے کہ خطبہ باوضو پڑھا جائے -

4 - سنّت ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جائے -

5 - سنّت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھا جائے - رو بہ قبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے -

6 - سنّت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا جائے -

7 - سنّت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں ، آہستہ پڑھنا مکروہ ہے -

سنّت ہے کہ خطبہ نو چیزوں پر مشتمل ہو :

1 - حمد سے شروع کرنا -

2 - اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا -

3 - کلمہ شہادتین پڑھنا -

4 - رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود شریف بھیجنا -

5 - وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا -

6- کوئی آیت قرآن شریف کی پڑھنا-

7- دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا-

8- تمام مرد و عورت کے لئے دعا مانگنا-

9- دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ اور ثنا و درود شریف پڑھنا-

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی ایک معین خطبہ نہیں ہوتا تھا لیکن خطبہ کے شروع کے الفاظ تقریباً ایک جیسے ہوتے تھے- پھر قرآن سے مختلف آیات کی تلاوت اور اس حوالے سے تذکیر و نصیحت ہوتی تھی-

بزرگانِ دین کے خطبات سے بلا کسی امتیاز ایک خطبہ اردو ترجمہ کے ساتھ درج ہے تا کہ خطبہ کا مضمون واضح ہو سکے-

الخطبة الاولى

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ، جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ فَخِيْمِ الْاِسْمِ عَزِيْزِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ جَمِيْلِ الثَّنَآءِ جَزِيْلِ الْعَطَآءِ مُجِيْبِ الدُّعَآءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ ۞ سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ اَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ ۞ وَنَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِى الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ۞ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ ۞ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ، وَخَيْرِ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ اَمَّابَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ، وَحِّدُوااللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَاْسُ الطَّاعَاتِ ۞ وَاتَّقُوااللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ ۞ وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِىْ اِلَى الْاِطَاعَةِ ۞ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ

وَاهْتَدٰی ❁ وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ، فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِیْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰی ❁ وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِیْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ ❁ وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ❁ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ❁ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ❁ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ .

الخطبة الثانية

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِی اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ❁ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ❁ وَاَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًاوَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَايَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ❁ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❁ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ، يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

تَسْلِيْمًا ❁ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ ❁
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ
اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِاللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَآءً
عُثْمَانُ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَحَمْزَةُ اَسَدُاللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ
وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّاتُغَادِرُ ذَنْبًا ❁ اَللّٰهَ
اَللّٰهَ فِيَّ اَصْحَابِيْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ
فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ
اَبْغَضَهُمْ ❁ وَخَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ
الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ❁ وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ
مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ ❁ اِنَّ
اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ، يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ❁ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِيْ
وَلَا تَكْفُرُوْنَ .

خطبہ اول

سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں ۔ برتر ذات ۔ عظیم صفات والا ۔ بلند حالت ۔ بڑی شان والا ۔ بزرگ مرتبت ۔ بلند ذکر ۔ واجب الاطاعت ۔ روشن دلیل والا ۔ بڑی شان والا ۔ بڑے نام ۔ کثیر علم ۔ وسیع علم ۔ بہت عطا کرنے والا ۔ دعا قبول کرنے والا ۔ عام احسان کرنے والا ۔ جلد حساب لینے والا ۔ سخت سزا ۔ دردناک عذاب دینے والا ۔ غالب بادشاہ ۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے ۔ پیدا کرنے والا اور حکم کرنے میں اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں جو بھیجے گئے ہیں ۔ سیاہ اور سرخ کی طرف ۔ جو تعریف کیے گئے ہیں شرح صدر کیساتھ اور بلندی کیساتھ ۔ اور اللہ رحمت بھیجے ان پر اور انؐ کی آل پر اور ان کے اصحاب پر جو اہل عرب کے خلاصہ ہیں اور انبیاء کے بعد تمام خلائق سے بہتر ہیں امابعد ۔

پس اے لوگو اللہ کو ایک مانو ۔ بے شک اللہ کو ایک ماننا تمام طاعات میں بلند ہے اور اللہ سے ڈرو ۔ بے شک اللہ کا خوف تمام نیکیوں کی اصل ہے اور سنت کو لازم پکڑو ۔ بے شک سنت اللہ کی اطاعت کا راستہ دکھاتی ہے ۔ اور جس نے اللہ اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے دانائی اور ہدایت پالی ۔ اور بچو تم بدعت سے اس لیے کہ بدعت نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے ۔ اور جس نے اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کی بس وہ گمراہ ہوا اور بھٹک گیا اور تم سچائی کو لازم پکڑلو ۔ بے شک سچ نجات دلاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے اور تم احسان کو لازم پکڑو ۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہونا بے شک وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔ اور دنیا سے محبت نہ کرو ورنہ نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے ۔ خبردار کوئی جاندار نہیں مر سکتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کر لے ۔ بس اللہ سے ڈرو اور اختصار اختیار کرو طلب معاش میں ۔ اور اس پر توکل کرو ۔ بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اور اس کو پکارو بے شک تمہارا رب پکارنے والوں کی دعا قبول کرنے والا ہے ۔ اور اس سے مغفرت طلب کرو وہ مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا ۔

میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا ۔ بے شک جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں داخل ہونگے ۔ اللہ برکت دے ہمارے لیے اور تمہارے لیے قرآن عظیم میں اور نفع دے ۔ ہمیں اور تمہیں (اپنی) ذات اور حکمت والے ذکر سے میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں کیلئے ۔ پس تم بھی اس بخشش مانگو وہی بخشش کرنے والا مہربان ہے

خطبہ ثانی

سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں۔ہم اسکی حمد کرتے ہیں اوراس سے مدد مانگتے ہیں اوراس سے بخشش طلب کرتے ہیں اوراس پر ایمان لاتے ہیں اوراس پر بھروسہ کرتے ہیں اورہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں اوراپنے اعمال کی برائیوں سے۔جس کواللہ ہدایت دے اس کوکوئی گمراہ کرنیوالانہیں اورجس کووہ گمراہ کردے اس کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔اورہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودنہیں۔وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اورہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمدؐ اسکے بندے اوررسولؐ ہیں۔

پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

بے شک اللہ اوراسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبیؐ پراے ایمان والوں تم بھی درود بھیجا کروان پراورخوب سلام۔اے اللہ رحمت نازل فرمااپنے بندوں رسول حضرت محمدؐ پراوررحمت نازل فرمامومن مرداورمومن عورتوں اورمسلمان مرداورمسلمان عورتوں پر اوربرکت نازل فرماحضرت محمدؐ اوران کی ازواج اوران کی اولادپر۔نبیؐ نے فرمایامیری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالے میری امت پرابوبکرؓ ہیں۔اوران میں اللہ کے معاملہ میں زیادہ سخت عمرؓ ہیں۔اورزیادہ حیاوالے عثمانؓ اور بہتر فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔اورحضرت فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اورحسنؓ حسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔اورحمزہؓ اللہ اوراس کے رسولؐ کے شیر ہیں راضی ہواللہ تعالیٰ ان سب سے۔اے اللہ بخشش فرماعباسؓ اوران کی اولادکی ظاہری اورباطنی بھی۔جونہ چھوڑے کوئی گناہ۔اللہ سے ڈرو۔اللہ سے ڈرومیرے صحابہ کے حق میں۔ان کومیرے بعد (ملامت کا)نشانہ مت بنانا۔پس جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے کی۔اورجس نے ان سے بغض رکھا اورتومیرے سے بغض رکھنے کی وجہ سے رکھا۔اورمیری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جومیرے زمانے کے ہیں پھروہ جوان سے ملے۔پھروہ جوان سے ملے۔بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف اوراحسان کااورقرابت داروں کودینے کااورمنع کرتا ہے کھلی برائی اورمطلق برائی اورظلم کرنے سے۔اللہ تم کواس لیے نصیحت فرماتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو۔تم مجھ کویادکرومیں تم کو یادرکھوگااورمیری شکرزاری کرواورمیری ناشکری مت کرو۔